فون نمبر: ۵۴۳۰۶

جلد ۳۸ — جمعۃ المبارک — ۴ جمادی الثانیہ سنہ ۱۴۰۶ھ — ۱۴ فروری ۱۹۸۶ء — شمارہ ۷

مندرجات

بدلِ اشتراک: سالانہ ۵۰ روپے — فی پرچہ ڈیڑھ روپیہ — ممالک غیر سے ۲۰ پونڈ

آئینہ اخبار

قاضی شوہر کی بجائے عورت کو طلاق دینے کا مجاز ہے

حکومت زکوٰۃ و عشر کے علاوہ بھی ٹیکس عائد کرنے کی مجاز ہے ، وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے

لاہور ۔ ۲ فروری ، وفاقی شرعی عدالت کے ایک فل بنچ نے حکومت کی جانب سے عائد کئے گئے ۔ پراپرٹی ٹیکس کے خلاف دائر کردہ ایک شریعت
درخواست مسترد کرتے ہوئے قرار دیا ہے کہ قرآن و حدیث کے مطابق حکومت عشر اور زکوٰۃ کے علاوہ لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے کوئی دوسرا ٹیکس عائد
کرنے کی مجاز ہے ۔ فاضل شریعت کورٹ نے ایک دوسری شریعت درخواست بھی آج مسترد کر دی ۔ متذکرہ شریعت درخواست بھی آج مسترد کر دی
متذکرہ شریعت درخواست کو طلاق دینے سے متعلق عدالت کے اختیارات کو چیلنج کیا گیا تھا ۔ شریعت درخواست میں موقف اختیار کیا گیا کہ صرف شوہر ہی اپنی
بیوی کو طلاق دینے کا مجاز ہوتا ہے اور کوئی عدالت کسی شوہر کے اس حق کو استعمال نہیں کر سکتی ۔ فاضل شریعت کورٹ نے قرار دیا کہ اسلامی اصولوں کے مطابق
بعض معاملات میں قاضی میاں اور بیوی میں علیحدگی کے لئے معاونت کر سکتا ہے اور عورت کو طلاق دے سکتا ہے ۔ فاضل شریعت کورٹ نے آج ایک شریعت
درخواست بھی مسترد کر دی جس میں مسلم کمرشل بنک ایمپلائز رولز کے رول ۱۵ ۔ اے کے جواز کو چیلنج کیا گیا تھا ۔ جس میں کہا گیا کہ متذکرہ رول انتظامیہ کو
اختیار دیتی ہے کہ کسی بھی ملازم کو تین ماہ کے نوٹس کے بعد ملازمت سے برطرف کیا جا سکتا ہے اس لئے یہ قانون قرآن و سنت کی روح کے خلاف ہے
فاضل شریعت کورٹ نے اپنے فیصلے میں قرار دیا کہ کمرشل اداروں کے ملازمین کو وہ حقوق حاصل نہیں ہو سکتے جو سرکاری اداروں کے ملازمین کو حاصل ہیں

(نوائے وقت ۔ ۳ فروری ۱۹۸۶ء)

یوم محنت یکم مئی کی بجائے غزوۂ خندق کے روز منایا جائے (سینیٹ میں قرارداد)

اسلام آباد ۔ ۲ فروری ۔ آج سینیٹ میں مولانا کوثر نیازی نے ایک قرارداد کی مخالفت کی جو مسٹر عبدالرحیم میرداد خیل نے پیش کی ۔ قرارداد میں کہا گیا
تھا کہ یوم محنت یکم مئی کی بجائے اس روز منایا جائے جس روز حضور سرور کائنات نے غزوۂ خندق کے موقعے پر خود خندقوں کی کھدائی میں حصہ لیا
مسٹر میرداد خیل نے کہا کہ حضور اکرم نے کھدائی میں شرکت کر کے محنت کی عظمت واضح کی تھی اور ضروری ہے کہ ہم دوسروں کی بجائے فخر دو عالم کی
پیروی کریں ۔ شکاگو کی بجائے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی طرف رخ کریں اور ماسکو کی روایات کی بجائے اسلامی احکامات پر عمل کریں ۔ انہوں نے کہا
غزوۂ خندق کے روز یوم محنت منانے سے قوم میں جہاد کا جذبہ پیدا ہو گا ۔ قاضی حسین احمد نے قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے مغربی اور سیکولر روایات
کی بجائے اسلامی اقدار کے فروغ پر زور دیا ۔ مولانا کوثر نیازی نے قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے کہا یہ مسئلہ انتہائی نازک ہے ۔ یوم مئی دنیا بھر
منایا جاتا ہے ۔ ہم یہ دن نہیں منائیں گے تو باقی دنیا سے کٹ جائیں گے ۔ مسٹر جاوید جبار نے بھی کوثر نیازی کی حمایت کی ۔ صاحبزادہ برہان الدین نے
یوم مئی کے ساتھ یوم خندق منانے کی تجویز پیش کی ۔ چیئرمین کی درخواست پر بحث ملتوی کر دی گئی (اخبار مذکور)

غیر ملکی قرضوں پر اس سال بیالیس کروڑ ستر لاکھ ڈالر سود ادا کیا جائے گا

اسلام آباد ۲ فروری ۔ آج سینیٹ کے وقفہ سوالات میں بتایا گیا ہے پاکستان ۸۶ ۔ ۱۹۸۵ء میں غیر ملکی قرضوں پر بیالیس کروڑ ستر لاکھ ڈالر
بطور سود ادا کرے گا ۔ متعدد سوالوں پر وزیر انصاف مسٹر اقبال احمد خان نے وزیر خزانہ کی جانب سے بتایا کہ قرضوں کے موجودہ سمجھوتے ملک میں اسلامی نظام
کے نفاذ کا عمل شروع ہونے سے قبل طے کئے جائیں گے (اخبار مذکور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف (رہائش)
فون - ۶۲۲۴۷۶
۴ جمادی الثانیہ سنہ ۱۴۰۶ھ
۱۴ فروری سنہ ۱۹۸۶ء

فون دفتر الاعتصام
۵۴۴۰۶
جلد — ۳۸
شمارہ — ۷

اسرائیلی شر انگیزیوں کا جواب "جہاد" ہے

جون ۶۷ء میں اسرائیلیوں نے مصر و شام (بلکہ عربوں) کو
[شک]ست دے کر بیت المقدس اور دیگر عرب علاقوں پر زبردستی
[قب]ضہ کر لیا تھا۔ اس کے بعد سے آج تک مسلمانوں کو یہ توفیق
[نص]یب نہیں ہوئی کہ وہ بزور بازو اپنے علاقے واپس لے سکیں۔
[مص]ر نے اگرچہ جنگ رمضان میں صحرائے سینا کا متعلقہ حصہ
[حا]صل کر لیا تھا مگر غازہ کی پٹی اور بیت المقدس (دریائے اُردن
[کا] مغربی کنارہ) بدستور اسرائیل کے قبضے میں ہے ___ اسرائیل
پہلے قبضے کے بعد یہ مسلسل کوشش رہی ہے کہ وہ بیت المقدس
[کا م]ستقل مالک تسلیم کیا جائے اور مسجد اقصیٰ کی ہیئت تبدیل
[کر]کے ہیکل سلیمانی کی تعمیر نو کرے تاکہ وہ یہودیوں کی مستقل
[عبا]دت گاہ بن جائے اور مسلمانوں کا عمل دخل مکمل طور پر ختم ہو
[جا]ئے۔ انہوں نے کبھی اس کو آگ لگائی اور کبھی کسی حصے کو توڑا،
[ف]لسطینی مسلمانوں کے بروقت احتجاج نے اسرائیل کو کامیاب
[نہ]یں ہونے دیا۔

اب ایک تازہ شرارت یہ کی جا رہی ہے کہ مسجد اقصیٰ کو
[مک]مل منہدم کر کے اس جگہ ہیکل سلیمانی کی تعمیر کی جائے۔ اس کا
[جوا]ز انہوں نے یہ ڈھونڈ رکھا ہے کہ مسجد اقصیٰ کی بنیادوں کے
[نی]چے ہیکل سلیمانی کی بنیادیں دفن ہیں۔ ان کو برآمد کرنے کا ذریعہ

مسجد اقصیٰ کا انہدام ہے۔ گزشتہ دنوں انہوں نے اس پر اقدامات
کرنے کا جو پروگرام بنایا تھا اس پر پورے عالم اسلام میں احتجاج
کی صدائیں بلند ہوئیں۔ مسلمانوں نے ہر جگہ اپنی اپنی حکومتوں کو اس
سلسلے میں عملی اقدام کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ پاکستان میں پرانے
انگریزی طریقے کے مطابق پانچ منٹ کی خاموشی (۳ فروری سنہ ۸۶ء کو)
اختیار کی گئی۔ قومی اسمبلی اور سرکاری دفاتر میں یہ خاموشی رسماً اختیار
کی گئی اور پھر کاروبار حیات جاری ہو گیا۔ اخبارات کے مطابق
مختلف شہروں میں جلوس بھی نکالے گئے۔ اور نعرہ بازی بھی کی
گئی۔ اور یہ سب کچھ فضاؤں میں تحلیل ہو گیا ___ حکومت
اپنی مسلم لیگ کے بوسیدہ ڈھانچے کی پیوند کاری میں مصروف ہے۔
جب کہ سیاست دان جن کو مارشل لاء سے تازہ نجات ملی ہے۔
اپنے منشور کی ڈفلیاں بجاتے پھر رہے ہیں۔ ارباب حکومت ملک
کے استحکام کے دعوے کر رہے ہیں اور بیشتر سیاست دان اس کے
انہدام کے بعد تعمیر نو کا پروگرام دے رہے ہیں ___ مسجد اقصیٰ
کے سلسلے میں جو لوگ احتجاجی جلوس نکال رہے ہیں وہ بے چارے
بھی کسی سیاست دان ہی کے کہنے پر شور و غوغا کر کے اپنی موجودگی
کا احساس دلا رہے ہیں۔ ورنہ جو عملی طور پر اسلامی حمیت کا تقاضا
ہے وہ نہ سیاست دانوں سے متوقع ہے اور نہ حکومت ہی کے

دائرہ اختیار میں ہے۔ حکومت بھی صرف ایک قرارداد ہی تیار کر کے اقوام متحدہ میں پیش کر سکتی ہے اور اس پر چھوٹے چھوٹے ملکوں سے تائید کروا سکتی ہے اور بس ——!!

یہ سب معاملات دراصل سپر طاقتوں کے سیاسی کھیل کا ایک حصہ ہیں، وہ جس طرف چاہیں پانسہ پلٹ دیں۔ اسی لئے اسرائیل کی تمام کارروائیوں کو امریکہ کی اشیرباد حاصل ہے۔ امریکہ جو بزعم خویش عالمی جمہوریت کا چمپئن بنا ہوا ہے۔ اسرائیل کا سب سے بڑا سرپرست ہے۔ وہ مسلمانوں کا دوست بن کر ان کی "دستگیری" اس لئے کرتا ہے کہ اسرائیل ان کی جی بھر کر پٹائی کر سکے

مسلمانانِ عالم کی "پریشان حالی اور درماندگی" کا ایک باعث یہ بھی ہے کہ وہ دورِ حاضر کی دونوں سپر طاقتوں (امریکہ اور روس) میں سے ایک نہ ایک کے مرغِ دست آموز بنے ہوئے ہیں۔ نام بنام اسلامی مملکتوں کا ذکر کرنے کی بجائے یہی کہنا کافی ہے کہ کچھ سوشلسٹ اسلامی سلطنتیں کہلاتی ہیں اور کچھ جمہوری اسلامی کہلانے پر نازاں ہیں۔ اور یہ صورتِ حال پورے عالمِ اسلام کے لئے تشویش کا سبب بھی ہے اور تنزل کا باعث بھی —— اصل قصہ یہ ہے کہ جب تک پوری ملتِ اسلامیہ اُس مقام پر واپس نہیں جائے گی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد عہدِ صدیقی و فاروقی میں متعین کیا گیا تھا مسلمان اپنی عظمتِ رفتہ کو واپس نہیں لا سکتے۔

اس وقت جب کہ ایٹم اور ٹیکنالوجی کا دور چل رہا ہے امریکہ روس یا دیگر ممالک اسلحہ سازی میں جدید ٹیکنالوجی اپنائے ہوئے ہیں اس لئے انہیں فوجی برتری بھی حاصل ہے۔ مسلمانانِ عالم بھی جب تک باہم متحد ہو کر اس میدان میں آگے نہیں بڑھیں گے کسی حالت میں اپنی "درماندگی" کا مداوا نہیں کر سکتے —— اس کے لئے ضروری ہے کہ تمام اسلامی سلطنتوں کی ایک مشترکہ تنظیم (خواہ وہ اسلامی کانفرنس ہی ہو) وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ ...... کے پیشِ نظر تمام عالمِ اسلام کا ایک متحدہ دفاعی نظام قائم کرے اور ہر اسلامی ملک کے نوجوان بھرتی کر کے "لشکرِ اسلام" تیار کیا جائے۔ اس کے لئے ایک مشترکہ چھاؤنی مڈل ایسٹ کے کسی بھی علاقے میں قائم کی جائے (شمالی افریقہ میں طویل و عریض بیابان و صحرا آباد کئے جا سکتے ہیں۔) یہ لشکرِ اسلام خالصتہً جہاد فی سبیل اللہ کا فریضہ انجام دینے کے لئے ہمہ وقت مستعد ہو۔ اس طرح اسرائیل تو کجا دنیا کی سپر طاقتیں بھی اسلام کی قوت سے نہ صرف خائف ہوں گی بلکہ مسلمانوں کے حقوق پر کبھی بھی ڈاکہ نہیں ڈال سکیں گی۔

ہمیں خوب معلوم ہے کہ یہ "طولِ امل" ایک "عملِ طویل" کا متقاضی ہے۔ مگر اس سے کم کوئی صورت اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کی دکھائی نہیں دیتی۔ جب تک مسلمان "جہاد" پر آمادہ نہیں ہوں گے اور کسی عملی اقدام کے لئے سر جوڑ کر نہیں بیٹھیں گے منتشر بھی رہیں گے اور ہر علاقے میں اکیلے اکیلے مار کھاتے رہیں گے، ایک پڑوسی مسلمان بھی اپنے پڑوسی مسلمان بھائی کے دُکھ کا مداوا نہیں کر سکے گا جس طرح فلسطین کے لئے شام، عراق، اردن، سعودی عرب، مصر، ترکی اور لیبیا تک کچھ نہیں کر سکتے۔ اسی طرح افغانستان کے سلسلے میں ایران اور پاکستان اس کے مہاجروں کو روٹی تو دے سکتے ہیں مگر جنگ و جہاد میں ان کا کوئی ہاتھ نہیں بٹا سکتے —— اقوام متحدہ کے بین الاقوامی اصول کسی کو کچھ نہیں کرنے دیتے اور جب تک مسلمان ان صلیبی طاقتوں کی ہاں میں ہاں ملاتے رہیں گے۔ اپنے لئے کچھ حاصل نہیں کر سکیں گے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ سنتِ جہاد کو دوبارہ زندہ کیا جائے اور ہلالی قوتوں کو مجتمع کیا جائے۔ اور وہ اس دور میں اسی طرح ممکن ہے کہ عالمِ اسلام متحد ہو کر "ایک قوت" (FORCE) بننے اور ایک مرکز پر جمع ہونے کا باقاعدہ اعلان کرے —— یاد رہے کہ معرکہ ہائے صلیب و ہلال کو مسلمانوں نے فراموش کر دیا ہے مگر عیسائیوں اور یہودیوں نے بالکل فراموش نہیں کیا —— انہوں نے میدانِ جنگ

(باقی ص ۱ پر)

سیر و التعبیر — ۲۳

مولانا عزیز زبیدی، نیا کرول، لاہور

تفسیر سورۃ البقرۃ

قُلْنَا یٰاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ
لْجَنَّةَ وَکُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا
لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ
ظّٰلِمِیْنَ ٥ "اور ہم نے کہا: اے آدم، تم اور تمہاری
ی جنت میں رہو اور (یہاں جو چاہو کھاؤ پیو) اور اس
خت کے قریب بھی نہ جانا ورنہ ظالموں میں سے تم بھی ہو جاؤ گے"

ؑ اسکن: رہ: بہشت میں ٹھہرنے کا یہ حکم، ابلیس کے
ار کے بعد ملا جب کہ اس راندۂ درگاہ کو بہشت سے نکال
ر کیا گیا۔ سکونت اور اقامت میں فرق ہے۔ سکونت کا
ظ عارضی قیام کے لئے بولا جاتا ہے۔ اور اقامت مستقل قیام
ے لئے، نیز مسکن (جائے سکونت) ساکن کی ملک نہیں بنتا،
ن مقام (قیام کی جگہ) مقیم کی ملک ہوتا ہے۔ معلوم ہوا کہ بہشت
ں دونوں (حضرت آدمؑ اور حواؑ) کا قیام عارضی تھا۔ مستقل نہیں
ا۔ یوں جیسے مسافر راہ چلتے کسی جگہ دم لینے کو یا اگلے پروگرام
ے لئے مناسب انتظام تک کوئی ٹھہر جاتا ہے یا مثلاً کوئی شخص
سی کو رہنے کو جگہ دیتا ہے یا کرائے پر اس کے حوالے کرتا ہے،
و وہ قبضہ اس کا عارضی ہوگا۔ مدت کے اختتام پر اسے خالی
ر دینا ہوگا (قرطبی)

ؑ وزوجك: اور تیری بیوی: اب حضرت آدم علیہ السلام
ی سیابی فطرت کو قرار نہیں تھا۔ بیوی دی "لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا"
پ ۹ - اعراف ع ۲۴) تاکہ اس کے پاس قرار پکڑ لے"

اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے
یہ بھی فرمایا:۔ فَقُلْنَا یٰاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَ
لِزَوْجِكَ فَلَا یُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰی
اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِیْهَا وَلَا تَعْرٰی ٥ وَاَنَّكَ
لَا تَظْمَؤُا فِیْهَا وَلَا تَضْحٰی (پ ۱۶ - طٰہٰ - ع ۷)

"پھر ہم نے کہا اے آدم یہ (ابلیس) تمہارا اور تمہاری
بیوی کا دشمن ہے، کہیں (ایسا نہ ہو کہ) وہ تم دونوں کو جنت سے
نکال باہر کرے، پھر تمہاری شامت آجائے (یہاں) تمہیں بھوک
لگے گی اور نہ تمہارا ستر کھلے گا۔ یقین کیجئے! (یہاں) تمہیں پیاس
لگے گی نہ دھوپ!"

جنت کی یہ تفصیل بھی بتاتی ہے کہ وہ وہی جنت ہے،
جس کی ہر بندہ کو تلاش ہے۔ باقی رہے وہ احتمالے جو دوسرے
بزرگ پیش فرماتے ہیں، وہ صرف احتمالات ہیں اور بس!۔ اور
ان احتمالات کا وزن اس وقت ہونا چاہیئے جب یہ طے ہو جائے
کہ جب بہشت بنائی گئی تھی، وہ پہلے دن سے انہی خصائص کی
حامل تھی۔ اس کے علاوہ کے لئے بطور جزاء ان کو بہشت نہیں
ملی تھی، بلکہ مہمانی کے طور پر ملی تھی، اور یہ دکھانے کے لئے الاٹ
ہوئی تھی۔ کہ اگر اچھے کام کرکے آئے تو یہ بہشت ہم تمہیں دیں گے۔
تاکہ عمل صالح کے لئے ایک فطری داعیہ پیدا ہو جائے۔

لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا میں اِلَيْهَا سے ایک تلمیح اخذ کی جاسکتی ہے کہ
عموماً اسے گھر میں رہنا ہے۔ بندہ جاکر اس کے پاس دم لے، قرار
پائے اور تسکین حاصل کرے۔ اگر بے جواز "چھوٹا بندری کی طرح"
ساتھ ہی نکلے اور چلے پھرے یا گھر کے بجائے باہر کی فضاؤں
میں اٹکھیلیاں کرتی پھرے۔ یہ بات بالکل خلاف مفروض ہے۔
بہرحال اگر رفیق سفر اور زندگی کا ساتھی ساتھ نہ ہو تو گو بہشت میں
ہی قیام ہو، دل کو قرار نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم
کو اس فطری تقاضے کی بناء پر رفیقۂ حیات عطا کی "تاکہ رجنت"

کا عیش فراواں اس کے لئے بارِ دوش نہ بن جائے - کہتے ہیں کہ حضرت آدمؑ سو کر اُٹھے تو پہلو میں ساتھ بیٹھی ہوئی "حوا" دیکھی تو گلزارِ حیات میں بہار آ گئی -

۳ الجنّۃ : جنّت : یہ بحث شروع سے چلی آ رہی ہے کہ اس جنّت سے مراد معروف باغِ بہشت ہے یا دنیا کے باغوں میں سے کوئی پُر فضا گلستاں ہے ؟ دونوں طرف سے دلائل کا انبار لگا ہوا ہے لیکن اس سلسلے میں "تصریح" کسی کے پاس نہیں ہے کہ اس سے کونسی جنّت مُراد ہے ! ہاں کچھ ائمہ نے اس سلسلے میں توقف کو ترجیح دی ہے - واللہ اعلم -

۴ الشجرۃ : درخت : وہ کونسا تھا اور کیسا تھا ؟ قرآن و حدیث میں اس کی کوئی نشاندہی نہیں کی گئی - بہرحال اس سے اتنا پتہ چلتا ہے کہ اس کو چکھنے کے بعد "حضرت انسان" کا سُتر کھل گیا تھا - بالآخر ان کو پتے پتے جوڑ جوڑ کر اپنا بدن ڈھانپنا پڑ گیا تھا -

فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ط

(پ ۸ - الاعراف ع ۲)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جنّت معنوی تھی کیوں کہ حکمِ الٰہی کی خلاف ورزی سے یہ مادی لباس اُتر جائے ، کچھ بے جوڑ سی بات اور غیر معقول الفہم تلازم ہے - واللہ اعلم -

فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ سے مُراد خودکشی ہے کہ اپنے پاؤں پر آپ تبر چلائیں گے - چنانچہ جب حضرت آدمؑ نے خدا سے معافی مانگی تو یہی کہا : رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا - الآیۃ

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ج وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ - " تو شیطان نے ان دونوں کو وہاں سے پھسلا دیا - اور جس (کیف و سرور کے) عالم میں وہ تھے ، اس نے اُن کو اس سے نکلوا دیا اور (اب) ہم نے ان کو کہہ دیا کہ یہاں سے اُتر جاؤ - تمہیں زمین میں ٹھہرنا ہے اور ایک معین ٹائم تک (تمہارے لئے) کام چلاؤ سامان ہے -

۵ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ : تو شیطان نے ان کو پھسلا دیا : اور وہ کیسے ؟ کہا اے آدم ! ایک تمہارے لئے لازوال درخت کی نشاندہی نہ کروں اور ایک ایسی بادشاہت جو بوسیدہ نہ ہو -

قَالَ يٰاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ٥ (طٰہٰ ع ۷) "

" اور قسمیں کھا کھا کر ان کو یقین دلایا کہ میں تم سے یہ باتیں خیر خواہی کی کر رہا ہوں کہ خدا نے تم کو اس درخت سے اس لئے روکا ہے کہ کھا کر کہیں تم فرشتہ نہ بن جاؤ یا کہیں لازوال زندگی تمہیں ہاتھ نہ لگ جائے "

قَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ٥ وَقَاسَمَهُمَا اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ (پ ۸ الاعراف ع ۲)

اس سے معلوم ہوا کہ ایک لازوال نعمت اور غیر فانی زندگی کی تلاش انسانی فطرت کا خاصّہ ہے - جب کبھی اور جس حد تک بھی اس کی بھنک اس کے کان میں پڑ جاتی ہے تو اس حسین فریب کو پلے میں باندھ کر ہر چہ باد اباد کہہ کر اس کے پیچھے دوڑ پڑتا ہے - بس یہی کچھ یہاں ہوا اور بالآخر اسے چکھ بیٹھے - اور راز کھل گیا (اعراف - ع ۲) حضرت آدمؑ نے اس کا ارتکاب عمداً نہیں کیا ، بلکہ ان کو سہو ہو گیا اور وہ بھول ہو گئے - اور اس کے بھرّے میں آ گئے -

وَلَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ٥ (طٰہٰ - ع ۶)

"اور ہم اس سے پہلے آدم سے عہد لے چکے تھے (مگر)

وہ بھول گیا۔ ہم نے غلطی کا قصد نہ پایا۔"

حضرت آدم کا وہاں سے نکلنا مؤاخذہ کے نتیجہ کے طور پر نہیں تھا۔ بلکہ سبب کے قدرتی نتیجہ کا حاصل تھا، جیسے بھول کر زہر کھانے پر موت واقع ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ موت مؤاخذہ شرعی نہیں ہوتی۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ بہشت کے معنوی خصائص کا قدرتی نتیجہ تھا۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نص (واضح حکم) کے ہوتے قیاس اور اجتہاد جائز نہیں ہوتا۔ اگر سہواً ایسا ہو جائے تو گناہ بھی نہیں ہوتا۔ مگر حضرت آدم کو اس حادثے کے بعد نکلنا پڑا۔ تاہم اسے وہاں سے بالآخر نکلنا تھا، جب یہ سبب پیدا ہو گیا تو حضرت آدم پر واضح کر دیا گیا کہ یہ پاک اور لطیف مقام ابھی آپ کی دسترس سے بالا ہے۔ اس کی نزاکت کا اس سے اندازہ کریجئے کہ درخت کا پھل چکھتے ہی ستر کھل گیا، یہ بہشت ہے ہی خانہ نہیں ہے۔ بشری کمزوریوں کا متحمل نہیں ہے۔ اس لئے حضرت آدم کو وہاں سے چلتا کیا اور کہہ دیا کہ یہ تیری امانت ہے اس کے قابل ہو کر لے لینا۔

ے اھبطوا: اتر جاؤ: جب خلاف ورزی ہو گئی تو اللہ نے فرمایا۔ میں نے تم سے کہا نہیں کہ یہ تمہارا دشمن ہے۔ اس پر حضرت آدم تڑپے۔ نادم ہوئے اور رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا دعا کر کے رب کے حضور گڑگڑائے اور معافی مانگی تو حق تعالٰی نے معاف کر کے انہیں مکرر نصیحتیں فرما کر زمین کی طرف رخصت کر دیا کہ شیطان سے خبردار رہنا، میرے نبی جب تک آتے رہیں ان کی اطاعت کرنا اور آلِ آدم سے کہا کہ باپ کی غلطی کو اپنی غلطی کے جواز کے لئے بہانہ اور دلیل نہ بنا لینا۔ وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا (اعراف ع ۳) کیونکہ اس کا جو حشر ہوا تم نے دیکھ لیا۔ اب جو تمہارا ہوگا۔ اس کا اندازہ کر لیجئے۔ فرمایا تمہیں اب یہیں رہنا، یہیں جینا، اور یہیں مرنا اور یہیں سے ہی میرے پاس لوٹ کر آنا ہے (قرآن مجید)

نام بھی اچھا۔ کام بھی اچھا
صوفی سوپ ہے سب سے اچھا

صوفی سوپ

گذشتہ اٹھائیس ۲۸ سال سے آزمایا ہوا!

صوفی سوپ ہر قسم کے کپڑوں کی دھلائی کے لئے تمام صابنوں اور پوڈروں سے بہتر ہے،

تار: صوفی سوپ
فون: ۶۴۵۲۲ / ۵۴۵۲۳

صوفی سوپ فیکٹری رجسٹرڈ
۳۹ فلیمنگ روڈ
لاہور

اہل علم کے لئے علمی تحفے

کتاب الضعفاء الکبیر للعقیلی (عربی) مکمل سیٹ ۴ جلد
قیمت ۴۵۰ روپے

الکامل للامام ابن عدی (عربی)
مکمل سیٹ ۸ جلد قیمت ۸۰۰ روپے

اللمحات الی ما فی انوار الباری من الظلمات (اردو)
جلد دوم قیمت ۱۰۰ روپے

مبارق الازہار شرح مشارق الانوار لابن الملک (عربی) قیمت ۱۵۰ روپے

الادب المفرد امام بخاری (عربی) قیمت ۵۰ روپے

المکتبۃ الاثریہ
جامع اہل حدیث باغوالی
سانگلہ ہل۔ ضلع شیخوپورہ

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی ۔ لکھنؤ ۔ ہند

پیغامِ ہدایت

جامعۃ الہدایہ جے پور کے افتتاح کے موقع پر کی گئی تقریر

الحمد للہ رب العٰلمین الصّلوٰۃ والسّلام
علیٰ سیّد المرسلین وخاتم النبیّین محمّد وٰالہٖ
وصحبہ اجمعین ومن تبعھم باحسان ودعا
بدعوتھم الیٰ یوم الدین، امّا بعد فاعوذ باللہ
من الشیطٰن الرجیم ۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ
فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ
يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ
بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ
مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا
ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِىْ
بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ قَالُوْا
سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ
اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ
بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ
اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ [۱]

"(جب ایسا ہوا تھا کہ تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا: میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ فرشتوں نے عرض کیا کیا ایسی ہستی کو خلیفہ بنایا جا رہا ہے جو زمین میں خرابی پھیلائے گی اور خون ریزی کرے گی؟ حالانکہ ہم تیری حمد و ثنا کرتے ہوئے تیری پاکی اور قدوسی کا اقرار کرتے ہیں (تیری مشیت برائی سے پاک اور تیرا کام نقصان سے منزہ ہے) اللہ نے کہا میری نظر جس حقیقت پر ہے تمہیں اس کی خبر نہیں (پھر جب ایسا ہوا کہ مشیت الٰہی نے جو کچھ چاہا ظہور میں آگیا) اور آدم نے (یہاں تک معنوی ترقی کی کہ) تعلیم الٰہی سے تمام چیزوں کے نام معلوم کر لئے تو اللہ نے فرشتوں کے سامنے وہ (تمام حقائق) پیش کر دیئے اور فرمایا، اگر تم (اپنے شبہ میں) درستی پر ہو تو بتاؤ ان (حقائق) کے نام کیا ہیں؟ فرشتوں نے عرض کیا خدایا ساری پاکیاں اور بڑائیاں تیرے ہی لئے ہیں ہم تو اتنا جانتے ہیں جتنا تو نے ہمیں سکھلا دیا ہے (علم تیرا علم ہے اور حکمت تیری حکمت (جب فرشتوں نے اس طرح اپنے عجز کا اعتراف کر لیا تو) حکم الٰہی ہوا اے آدم: تم (اب) فرشتوں کو ان (حقائق) کے نام بتا دو۔ جب آدم نے بتا دیئے تو اللہ نے فرمایا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ آسمان اور زمین کے تمام غیب مجھ پر روشن ہیں اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو وہ بھی میرے علم میں ہے اور جو کچھ تم چھپاتے تھے وہ بھی مجھ سے مخفی نہیں [۲]

حضرات! جہاں اسٹیج پر کثیر التعداد اور کثیر الحیثیات حضرات جمع ہوں وہاں نام لے کر ان کو مخاطب کرنا، نازک ذمہ داری کی بات، بلکہ ایک خطرناک کام ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اگر کوئی اہم نام مجھ سے چھوٹ جائے گا تو بجائے فرض کی ادائیگی کے کوتاہی سمجھی جائے گی، اس لئے میں اپنی گزارش حضرات کہہ کر شروع کرتا ہوں۔ یہاں میں

---

[۱] سورۂ بقرہ ۔ ۳۰-۳۱-۳۲-۳۳ ۔

[۲] آیات کا ترجمہ مولانا ابوالکلام آزاد کے ترجمان القرآن (جلد دوم ص ۲۲۔۲۳۔۲۴) سے ماخوذ ہے کہ وہ مضمون کے اسلوب اور مقاصد سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے اور آیات کے وسیع و عمیق معانی کے سمجھنے میں زیادہ معاون ہے (ترجمان القرآن مطبوعہ ساہتیہ اکیڈمی نئی دہلی)

جس وقت حاضر ہوا بغیر کسی تکلف اور بغیر کسی جستجو کے میرے ذہن میں ایک شعر تازہ ہوا۔ اور میں اسی سے اپنی تقریر کا آغاز کرتا ہوں،

عزم راسخ ہے نشانِ قیس و شانِ کوہکن
عشق نے آباد کر ڈالے ہیں دشت و کوہسار

لیکن جب میں عزم راسخ کا ذکر کرتا ہوں تو بے اختیار و مضطربانہ میرا ذہن اس جلیل القدر صاحب عزم انسان کی طرف جاتا ہے جس سے نہ صرف راجپوتانہ کی سرزمین بلکہ سارے ہندوستان کو فخر ہے اور جس سے عزم راسخ، خلوص اور خدا کی محبت اور انسانیت کی خدمت کے جذبے کی تاریخ کو روشنی ملتی ہے، میرا اشارہ حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کی طرف ہے۔ جنہوں نے اپنے عزم راسخ، اپنی ایمانی قوت، سچی روحانیت، خدا پرستی و انسان دوستی اور اپنے یگانہ خلوص محبت سے زمین فتح نہیں کی، ملک فتح نہیں کیا۔ دل فتح کئے۔ انہوں نے دل توڑنے کا کام نہیں کیا، دل جوڑنے کا کام کیا، ان کی روشن کی ہوئی شمع اس وقت روشن ہے۔ میں تاریخ کی روشنی میں عرض کر رہا ہوں۔ کہ ہندوستان کے سارے مدارس (جن میں ایک نمایاں مقام انشاء اللہ اس جامعۂ ہدایت کا بھی ہوگا)، اور اس وقت علم و دانش کے سارے مراکز مرہونِ منت ہیں۔ حضرت خواجہ اجمیری کے اس عزم صادق کے جوان کو ایران سے لایا اور اجمیر میں بٹھایا اور یہاں ان کے دم سے شمعیں فروزاں ہوئیں۔ علم کے اور عقل و دانش کے چراغ روشن ہوئے اور سچی روحانیت اور خدمتِ انسانیت کا جذبہ از سر نو بیدار رہا۔

لیکن سچ پوچھیے تو ان چراغوں کے تذکرے سے وہ چراغ اولین و آخرین، وہ چراغوں کا چراغ (سراج منیر) یاد آتا ہے جس کی بدولت ان سب چراغوں کو روشنی ملی ؎

یک چراغیست دریں بزم کہ از پرتو آں
ہر کجا می نگرم انجمنے ساختہ اند

وہ چراغ رسالت تھا جو مکہ معظمہ کی سرزمین پر روشن ہوا اور اس پر جو پہلی وحی نازل ہوئی اس کا آغاز لفظ اقرأ (پڑھ) سے کیا گیا۔ اس معنی خیز نور رس اور مبارک آغاز کے طفیل اور اس کی نبوت کے فیض اور اس کی صحبت و تربیت و تعلیمات سے جس نئے علمی و تعلیمی دور کا آغاز ہوا۔ اور علم و دانش، تحقیق و تصنیف اور تعلیم و تدریس کی جو عالمگیر تحریک و سرگرمی پیدا ہوئی اس کو سب جانتے ہیں ؎

بہار اب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے
یہ سب پود، انہیں کی لگائی ہوئی ہے

حضرات! ہم آپ سب قرآن مجید کے اس مکالمہ کو پڑھتے رہتے ہیں جس کا قرآن مجید نے تذکرہ کیا ہے جو خدا اور اس کے فرشتوں کے درمیان ہوا، جب خدا نے یہ فیصلہ کیا کہ نسل انسانی کے مورث اعلیٰ آدم کو اس دنیا میں اپنا خلیفہ (نائب) بنائے گا اور اس کائنات ارض کا چارج دے گا، اس کو صحیح رخ پر لگانے، کائنات کی مختلف طاقتوں کو متحد و منظم کرنے، اس کائنات کو با مقصد اور اس زندگی کو با معنی بنانے کے لئے انسانوں کو خدا سے رشتہ جوڑنے اور انسانوں انسانوں کے درمیان اخوت و تعاون کا رشتہ استوار کرنے، اور خدا کی نعمتوں سے اس کے احکام و تعلیمات کے مطابق فائدہ اٹھانے کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ کا فیصلہ ہوا کہ اس کے لئے ایسے انسان کو پیدا کرے جو اقبال کے الفاظ میں ع

خاکی و نوری نہاد بندۂ مولیٰ صفات! ——— ہو،

تو فرشتوں نے عرض کیا،

نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ

سورۂ بقرۃ، آیت (۳۰)

"ہم تیری حمد و ثنا کرتے ہوئے تیری پاکی اور قدوسی کا اقرار کرتے ہیں"

کیا ہم آپ کے خادم و غلام اس کام کے لئے موزوں نہ تھے؟

ہم تو آپ کی تسبیح و تقدیس میں ہر وقت لگے رہتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ابھی تم کو معلوم ہو جائے گا جس جگہ کے انتظام کے لئے ہستی کا میں انتخاب کر رہا ہوں وہ انتخاب کتنا برمحل اور حق بجانب ہے۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام اور فرشتوں کا امتحان لیا گیا۔ پہلے حضرت آدم علیہ السلام کی فطرت میں ان ناموں کے سیکھنے اور جن کے نام ہیں ان سے آشنا ہونے، ان کی صلاحیتوں، طاقتوں سے واقف ہونے اور ان سے فائدہ اٹھا سکنے کی صلاحیت اور ان کی فطرت میں ان کی ضرورت کا احساس پیدا کیا گیا۔ ان کے اندر یہ طاقت ودیعت کی گئی کہ ان کا رشتہ اس مادی کائنات کی چیزوں سے بآسانی قائم ہو سکے اور وہ ان سے کام لے سکیں، تو پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو تعلیم اسماء ہوئی، ثم عرضھم علی الملائکۃ وہ چیزیں ان کو پیش کی گئیں اور انہوں نے صحیح جواب دیئے۔ ملائکہ کے سامنے لایا گیا تو انہوں نے اپنی شان کے مطابق اس کا اعتراف کیا کہ ان کا علم خدا کی تعلیم کے اندر محدود ہے اور ان کو صرف اپنے فرائض منصبی کا علم ہے۔ قالوا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم" تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ ثابت کر دیا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے نائب بن کر اس کائنات سے فائدہ اٹھانے کے لئے جس ہستی کا انتخاب کیا گیا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔

حضرات! ان آیات کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ یہاں پر انسان خدا کا نائب ہے۔ انسان یہاں پر اصل نہیں وہ ORIGINAL حیثیت نہیں رکھتا ہے وہ خدا کا نائب ہے۔ خدا کا منشاء پورا کرنے کے لئے اس دنیا میں آیا ہے۔ علم کی تاریخ میں بلکہ پوری انسانیت کی تاریخ میں جو سب سے بڑا خطرناک موڑ آیا اور میں سمجھتا ہوں سب سے بڑا حادثہ پیش آیا وہ یہ تھا کہ انسان یہ بھول گیا کہ وہ نائب خدا ہے وہ خلیفۃ اللہ ہے، دنیا کا مالک اور ایسا حاکم و مختار نہیں کہ اس دنیا میں خدا نے زمین کے اندر، زمین کے اوپر، پہاڑوں کے اوپر اور اندر جو دولتیں اور طاقتیں پیدا کی ہیں بجائے خود اور بطورِ خود حسب منشاء استعمال کرے۔ اپنے جذبات، خواہشات اور اپنے مفادات میں قومی اور نسلی مفادات میں، برادریوں کے مفادات میں، سیاسی مفادات میں، یا ملکی مفادات میں، یا اس سے زیادہ تنگ اور محدود ذاتی مفادات میں استعمال کرے، یہ وہ جگہ ہے جہاں سے انسانیت کا قافلہ، علم کا قافلہ راستہ بھولا ہے اسے صحیح راستے پر رکھنے والی جو طاقت تھی وہ یہ تھی کہ انسان کبھی یہ نہ بھولے کہ وہ اصل نہیں ہے۔ بلکہ وہ نائب ہے۔ وہ اس جہاں کا مالک نہیں ہے۔ وہ اس کائنات کا بادشاہ نہیں ہے۔ وہ تو حقیقی بادشاہ کا یہاں نائب ہے۔ نائب کہہ لیجئے۔ انچارج کہہ لیجئے OWNER نہیں ہے۔ (باقی)

بقیہ: اداریہ

سے نکل کر پہلے ثقافت و تہذیب کی صورت میں مسلمانوں پر یلغار کی تھی۔ اور جب مسلمان اس میں پوری طرح ملوث ہو گئے تو ان کے غفلت کے دوران انہوں نے سیاسی اور اسلحی برتری بھی حاصل کر لی۔ اور پھر مسلمانوں کو مختلف چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بھی تقسیم کر دیا ظاہر ہے کہ مسلمانوں کو کمزور کرنے کا یہ حربہ بھی صلیبی حملے ہی کا ایک حصہ ہے۔ اس صورتِ حال کے پیش نظر ہمارے خیال میں "جہاد" کے جذبے اور عمل کو پھر سے زندہ کرنا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی دوسری صورت نہیں۔ اقوام متحدہ میں لمبی لمبی قراردادیں اور اسلامی کانفرنس میں لچھے دار تقریریں خوش فہمی کے سوا کچھ بھی نہیں ——— قاتلوا الذین یقاتلونکم محض تلاوت کے لئے نازل نہیں ہوئی۔

سیرت ساقیٔ کوثر کانفرنس

مدرسۃ البنات اہلحدیث کھوکھر کی ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام سیرت کانفرنس برائے خواتین ۲۲ تا ۲۵ فروری ۱۹۸۶ء (شنبہ دو شنبہ تا منگل) منعقد ہو رہی ہے جس میں محترمہ والدہ علامہ احسان الٰہی ظہیر مہمانِ خصوصی ہوں گی اور دیگر مبلغات و معلمات کا خطاب ہوگا۔ طالبات کے تقریری و حسن قراءت کے مقابلے ہوں گے۔

(حاجی شیخ محمد امین نگران اعلیٰ مدرسۃ البنات کھوکھر کی سیالکوٹ روڈ ضلع گوجرانوالہ)

احکام و مسائل

مولانا محمد عبید اللہ عفیف۔ لاہور

مبعوث دار الافتاء۔ ریاض

نان و نفقہ نہ دینے کی صورت میں عورت کو فسخ نکاح کی اجازت

سوال حمیدہ بی بی کی تقریباً پانچ سال قبل محمد اقبال کے ساتھ شادی ہوئی تھی۔ تقریباً ڈیڑھ سال میاں بیوی اپنے گھر میں راضی خوشی رہے اس کے بعد میاں بیوی میں ناچاقی ہوگئی۔ اسی دوران ایک بچی پیدا ہوئی۔ بچی کی پیدائش سے چند ماہ قبل لڑکی اپنی والدہ کے پاس جب سے گئی ہے۔ لڑکے والوں نے آج تک کوئی خرچہ نہیں دیا۔ اور اب اس وقت نہ وہ لڑکی کو گھر بساتے ہیں اور نہ طلاق دیتے ہیں۔ اس صورت میں لڑکی کے لئے کوئی جائے رہائش اور نان و نفقہ کی کوئی شکل نہیں۔ اب اس صورت میں لڑکی کے لئے کیا سبیل ہے۔ از روئے شرع شریف فتوی دیا جائے؟ (المستفتیہ والدہ حمیدہ مذکورہ مسماۃ بھاگن بی بی زوجہ سعید موضع ماند کے ضلع قصور)

جواب بشرط صحت سوال واضح ہو کہ قرآن مجید میں ہے۔ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ (البقرہ ۲۲۹) "پھر یا تو دستور کے موافق اپنے بیوی کو اپنے ہاں آباد رکھے یا اچھی طرح سے رخصت کر دے" وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۚ وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا (البقرہ ۲۳۱) "اور تنگ کرنے کے لئے ظلم کی نیت سے ان کو اٹکائے نہ رکھو اور جو ایسا کرے اس نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا اور اللہ کے کلموں سے ٹھٹھا نہ کرو۔" (ترجمہ وحید الزمانؒ) اور حدیث میں ہے لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ۔ کہ نہ نقصان اٹھاؤ اور نہ کسی کو نقصان پہنچاؤ۔

ان نصوص سے واضح ہوا کہ شوہر کو شریعت کی طرف سے صرف دو ہی بات کا اختیار ہے۔ اول یہ کہ بیوی کو نان نفقہ مہیا کرتا رہے اور اچھی طرح اپنے گھر آباد رکھے۔ ثانی یہ کہ اگر وہ ایسا نہ کرے تو پھر بھلے طریق سے بیوی کو طلاق دے کر آزاد کر دے۔ رہی یہ بات کہ شوہر اپنی بیوی کو نہ تو نان و نفقہ مہیا کرے اور نہ اس کو طلاق دے بلکہ اس کو ستانے کے لئے لٹکائے رکھے، سو اس کو اس بات کا قطعاً اختیار نہیں۔ اگر ایسا کرے گا تو حاکم وقت یا فیملی کورٹ کا جج اس کے قائم مقام ہو کر اس جوڑے کے درمیان تفریق کرنے کا شرعاً مجاز ہوگا۔ کیونکہ شوہر پر بیوی کا نان و نفقہ شرعاً واجب ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری باب وجوب النفقۃ علی الاھل والعیال ص ۸۰۶ ج ۲ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ... وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ تَقُولُ الْمَرْأَةُ إِمَّا أَنْ تُطْعِمَنِي وَإِمَّا أَنْ تُطَلِّقَنِي .... وَيَقُولُ الِابْنُ أَطْعِمْنِي إِلَى مَنْ تَدَعُنِي الخ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جن کی تم عیالداری کرتے ہو۔ ان سے شروع کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ بیوی کہے کہ یا مجھے نان و نفقہ مہیا کرو یا طلاق دے کر مجھے فارغ کرو اور بیٹا کہے کہ مجھے کھلا! مجھے کس کے سپرد کر رہا ہے؟"

شیخ الاسلام امام ابن حجر اس حدیث کی شرح میں رقمطراز ہیں۔ واستدل بقوله "إِمَّا أَنْ تُطْعِمَنِي وَإِمَّا أَنْ تُطَلِّقَنِي" من قال يفرق بين الرجل

وامرأته اذا اعسر بالنفقة واختارت فراقه وهو قول جمهور العلماء وقال الکوفیون یلزمها الصبر وتعلق النفقة بذمته واستدل الجمهور بقوله تعالى وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا واجاب المخالف بانه لوكان الفراق واجبا لما جاز الابقاء اذا رضيت ورد عليه بان الاجماع دل على جواز الابقاء اذا رضيت فبقي ماعداه على عموم النهي (فتح الباری ص۴۴۲ ج۹)

کہ "اس حدیث سے اس شخص نے استدلال کیا ہے جو یہ کہتا ہے کہ اگر شوہر بیوی کا نان ونفقہ دینے سے عاجز آجائے اور بیوی جدا ہونا چاہے تو ان میں تفریق کرا دی جائے گی۔ جمہور اہل علم کا یہی مذہب ہے۔ کوفی کہتے ہیں کہ اس صورت میں بیوی پر صبر لازم ہے اور خرچ شوہر کے ذمے واجب الادا رہے گا۔ جمہور کی دلیل قرآن کی یہ آیت ولا تمسکوھن ضرارا لتعتدوا ہے کہ بیویوں کو تکلیف دینے کے لئے نہ روک رکھو۔ مخالف نے اس پر اعتراض کیا ہے کہ اگر فراق واجب ہوتا تو رضا کی صورت میں بھی بیوی کا اپنے تنگ کرنے والے شوہر کے پاس رہنا جائز نہ ہوتا تو جمہور نے اس اعتراض کا یہ جواب دیا ہے کہ اجماع نے رضا کی صورت میں اس کا باقی رہنا جائز رکھا تو جو اس کے علاوہ ہے وہ نہی کے عموم میں شامل رہے گا" (فتاویٰ نذیریہ ص ۳۸ ج ۳) امام محمد بن اسماعیل الکحلانی لکھتے ہیں۔ وقد اختلف العلماء في هذا الحكم وهو فسخ الزوجية عند اعسار الزوج على اقوال: الاول: ثبوت الفسخ وهو مذهب علي وعمر وابي هريرة وجماعة من التابعين ومن الفقهاء مالك والشافعي واحمد وبه قال اهل الظاهر مستدلين بما ذكر وبحديث لا ضرر ولا ضرار تقدم تخريجه وبان النفقة في مقابل الاستمتاع بدليل ان الناشز لا نفقة لها عند الجمهور فاذا لم تجب النفقة سقط الاستمتاع فوجب الخيار للزوجة وبانهم قد اجبروا على السيد بيع مملوكه اذا عجز عن انفاقه فايجاب فراق الزوجة اولى لان كسبها مستحقا للزوج كاستحقاق السيد لكسب عبده وبانه قد نقل ابن المنذر اجماع العلماء على الفسخ بالعنة والضرر الواقع من العجز عن النفقة اعظم من الضرر الواقع بكون الزوج عنينا وبانه تعالى قال "ولا تضاروهن" وقال فامساك بمعروف او تسريح باحسان" واي امساك بمعروف واي ضرر اشد من تركها بغير نفقة (سبل السلام ص۲۲۴ ج ۳)

"شوہر کے تنگدست ہونے کی صورت میں بیوی کو فسخ نکاح کا اختیار ہونے نہ ہونے میں علماء کا اختلاف ہے۔ حضرت علیؓ، حضرت عمرؓ، حضرت ابوہریرہؓ اور تابعین کی ایک جماعت اور فقہاء میں سے امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ اور اہل ظاہر اختیار فسخ کے قائل ہیں۔ اور کہتے ہیں نفقہ فائدہ اٹھانے کے عوض میں ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ جمہور کے نزدیک گھر سے نکل جانے والی بیوی کا نفقہ شوہر پر واجب نہیں تو جب وہ نفقہ نہ پائے گی تو شوہر اس سے فائدہ اٹھانے کا مجاز نہ ہوگا۔ تو بیوی کا اختیار لازم آئے گا۔ اور دوسری دلیل یہ ہے کہ جب آقا اپنے غلام کو خرچ دینے سے عاجز آجائے تو اس پر واجب ہے کہ وہ اپنے غلام کو فروخت کر دے تو بیوی کو اگر خرچ نہ ملے تو ان میں تفریق بالاولیٰ ہو سکے گی۔ اور ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اگر شوہر نامرد ہو تو بالاتفاق بیوی کو اختیار فسخ نکاح ہے کیونکہ

اس طرح بیوی کو تکلیف ہوگی۔ اور یہ تکلیف بہ نسبت کھانے پینے کے بہت تھوڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، یا اچھی طرح رکھو یا اچھی طرح چھوڑ دو۔ تو بغیر نفقہ کے بیوی کو لٹکائے رکھنے سے بڑھ کر اور کیا ضرر ہو سکتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بیویوں کو تکلیف دینے کے لئے مت روک رکھو۔"

وعن عمر رضی اللہ عنہ انہ کتب الی امراء الاجناد فی رجال غابوا عن نسائهم ان یاخذوهم بان ینفقوا او یطلقوا فان طلقوا بعثوا بنفقة ما حبسوا اخرجه الشافعی والبیهقی باسناد حسن (سبل السلام ص ۲۲۶ ج ۳)

کہ "جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے کمانڈروں کو گشتی فرمان میں یہ تاکید فرمائی کہ وہ فوجی جو اپنی بیویوں سے غائب ہیں ان کو پابند کرو کہ وہ اپنی بیویوں کو نان و نفقہ مہیا کریں یا پھر ان کو طلاق بھیج دیں۔ اگر وہ طلاق کا فیصلہ کریں تو پھر غیبوبت کے عرصے کا خرچ وصول کرو۔"

عن سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فی الرجل لا یجد ما ینفق علی اهله قال یفرق بینهما اخرجه سعید بن منصور عن سفیان عن ابی الزناد عنه قال قلت لسعید بن المسیب سنة؟ قال سنة وهذا مرسل قوی ومراسیل سعید بن المسیب معمول بها لما عرف من انه لا یرسل الا عن ثقة وقال الشافعی والذی یشبه ان یکون قول سعید سنة سنة رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم (سبل السلام ص ۲۲۴ ج ۳)

"امام سعید بن مسیب (تابعی کبیر) نے کہا ہے کہ جو شخص بیوی کو خرچ نہ دے سکے تو پھر سنت یہ ہے کہ اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان تفریق (جدائی) کرا دی جائے۔ اور یہ معلوم ہے کہ سعید ثقہ راویوں سے ہی ارسال کرتے ہیں۔ اور امام شافعی کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب جب یہ کہیں کہ "یہ سنت ہے" تو اس سے مراد سنت رسول ہی ہوگی!

فیصلہ

ان احادیث اور آیات قرآنیہ سے معلوم ہوا کہ اگر شوہر تنگ دست ہونے کی وجہ سے اپنی بیوی کا خرچہ نہ دے سکے، یا پھر بیوی کو تنگ کرنے کے لئے اس سے الگ رہنے لگے اور اس کا نان و نفقہ جان بوجھ کر ادا نہ کرے تو ایسی صورت میں بیوی کو بذریعہ عدالت مجاز فسخ نکاح کا شرعاً حق حاصل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا صورت مسئولہ میں مسماۃ حمیدہ بی بی شرعاً اپنے ظالم شوہر مسمی محمد اقبال سے علیحدگی اختیار کرنے کا حق رکھتی ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ وہ علاقہ کے چیئرمین، یا پھر علاقہ فیملی کورٹ کے جج کی عدالت میں نالش کر کے فسخ نکاح کی ڈگری حاصل کرے اور عدالت مجاز کو شرعاً نکاح فسخ کرنے کا حق حاصل ہے اور اس مدت کا خرچ بھی حاصل کر سکتی ہے۔

ھذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

الشبان

اہل حدیث جوانوں کی واحد نمائندہ جماعت "شبان اہل حدیث" کا مجلہ "الشبان" ان شاء اللہ بہت جلد شائع ہو رہا ہے۔ ملک بھر کے اہل حدیث قلم کار اپنے مضامین اور تمام اہل حدیث تنظیمیں اپنے اجلاسوں اور تبلیغی جلسوں کی روئیدادوں کی رپورٹیں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔
(شعبہ نشر و اشاعت جمعیت شبان اہلحدیث ۸۔ محمود غزنوی روڈ (ایبٹ روڈ) رائل پارک۔ لاہور)

دعائے صحت

مولانا افتخار احمد صاحب چھچھہ سیالکوٹی کی ہمشیرہ محترمہ ۲۲ دسمبر ۸۵ء سے میو ہسپتال اے ٹی سیکشن میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت مریضہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے خصوصی دعا کریں۔
(حافظ عزیز الرحمٰن مکتبہ عزیزیہ جامع مسجد القدس۔ لاہور)

جناب عبدالخالق حسَّتر - لاہور قسط ۲ آخری

احترامِ انسانیت اور اسلام

ظہورِ ہدایت

لیکن یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ اللہ کی رحمت عالمِ انسانیت کو ہدایت الٰہی فطری احتیاج سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محروم رکھتی! ہدایتِ عالم کے لئے روزِ آفرینش سے جس گوہرِ یکتا پر اللہ تعالیٰ کی نگۂ انتخاب تھی۔ اس کا ظہور ہو گیا۔ خدا کی طرف سے آخری ہدایت قرآنِ کریم۔ خدا کے آخری نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قیامت تک کے لئے نسلِ انسانی کی رہنمائی کے لئے نازل ہوئی۔ مظلوم و مقہور انسانیت نے سجدہ شکر ادا کیا اور انسان کو قرن ہا قرن کے بعد اس کا گم گشتہ مقام نصیب ہوا — بعثت کے بعد نبی پاکؐ نے یہ اعلان کر دیا کہ اپنی جبینِ عبودیت خدائے وحدہٗ لاشریک کے آگے خم کرو۔ اسے بلاشرکتِ غیرے اپنا الٰہ یعنی معبود اور ربّ یعنی پالنہار تسلیم کرو۔ عزّت و ذلّت، رزق میں تنگی و فراخی، صحت و تندرستی، اولاد کی بخشش، دفعِ ضرر، مصائب و آلام سے رہائی وغیرہ میں صرف اور صرف اسی کو متصرّف خیال کرو۔ اس میں غیر اللہ کو کسی طور بھی دخیل نہ کرو۔ دوسری بات یہ سمجھائی کہ بحیثیتِ نوعِ انسان سب انسان برابر ہیں اور واجب تکریم ہیں، نسلی تفاخر، دولت و ثروت، وطن و قوم، حسب و نسب وغیرہ انسانی برتری کا معیار نہیں ہیں۔ یہ تمام معیار خود ساختہ اور عقلِ عیار کی اختراع ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے نزدیک قابلِ احترام صرف وہ شخص ہے جس کا کردار بلند ہے۔ جس کے انسانوں کے ساتھ انسانی روابط ہیں۔ جس کی ذات سے کسی شخص کو بلا وجہ کسی قسم کا مالی، روحانی اور جسمانی گزند پہنچنے کا احتمال نہیں ہے۔

ابنائے جنس سے ایثار و احسان جس کا شعار ہے۔ اللہ تعالےٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام ملاحظہ ہوں،

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (۱۳:۴۹)

(بے شک تم میں سے زیادہ عزّت والا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے)

"اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّکُمْ وَاحِدٌ وَّ اِنَّ اَبَاکُمْ وَاحِدٌ اَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ وَلَا لِعَجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ وَلَا لِاَحْمَرَ عَلٰی اَسْوَدَ وَلَا لِاَسْوَدَ عَلٰی اَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوٰی (الحدیث) (اے لوگو تم سب کا پروردگار ایک ہے۔ اور تم سب کا باپ ایک ہی ہے۔ پس کوئی فضیلت نہیں عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر، گورے کو کالے پر، کالے کو گورے پر، سوائے تقوےٰ کے"

یہ پہلا سبق تھا کتابِ ہدیٰ کا
کہ مخلوق ساری ہے کنبہ خدا کا
وہی دوست ہے خالقِ دوسرا کا
خلائق سے ہے جس کو رشتہ وِلا کا

عورتوں کے متعلق اعلان کیا گیا کہ عورت صرف عورت ہونے کی وجہ سے کمتر نہیں ہے جیسا کہ زمانۂ جاہلیت میں تصوّر کیا جاتا تھا۔ بلکہ عورت ہو یا مرد سب کی جزا سزا ان کے اعمال کی بنیاد پر مرتب ہوگی۔ ازدواجی زندگی کے بارے میں ہدایت کی گئی کہ جس طرح حقوق مردوں کے عورتوں پر ہیں، اسی طرح عورتوں کے مردوں پر بھی ہیں۔ کسی کو کوئی حق حاصل نہیں کہ بیوی کو بلا کسی معقول اور شرعی وجہ کے کسی قسم کی پریشانی میں مبتلا کرے۔ حکم دیا گیا کہ والدین کے سامنے اُف نہ کی جائے۔ والدہ کے قدموں تلے جنّت ہے۔ نکاح کے لئے جس طرح مرد کی منظوری ضروری ہے۔ اسی طرح عورت کی رضامندی

لازمی ہے۔ جس طرح مرد کو طلاق کا حق ہے اسی طرح عورت کو بھی خلع حاصل کرنے کا حق دیا گیا۔ عورت کی اصولاً چار حیثیتیں ہیں۔ ماں، بیٹی، بہن، بیوی، ان چاروں حیثیتوں میں میت کے ترکہ میں سے عورت کو حصہ دلایا۔ غلاموں کے بارے میں حکم دیا گیا کہ جو خود کھاؤ وہی ان کو کھلاؤ جہاں تک ہو سکے ان کو آزاد کرنے کی کوشش کرو تاکہ معاشرے میں وہ بھی اپنا انسانی مقام بحال کر سکیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملکیت میں جو غلام آتا آپؐ اسے آزاد فرما دیتے۔ اور اسی طرح مرحلہ وار ایک جامع سکیم کے تحت غلامی کا خاتمہ کر دیا گیا۔

مقصدِ حیات

پھر یہ واضح کر دیا کہ انسانی زلیست کا مقصد صرف دنیا طلبی میں کمال حاصل کرنا نہیں بلکہ اصل مقصد رضائے الٰہی ہے! رہِ حیات میں جو قدم بھی اُٹھے وہ محض توقیرِ انسانیت کی خاطر ہو۔ انسان معاشرتی لحاظ سے جو کچھ اور جیسا کچھ بھی ہو اُس کے اعمالِ حیات کی غرض ابنائے جنس سے احسان و ایثار کے سوا اور کچھ بھی نہ ہو۔ انسان کی زندگی معاشرتی، اجتماعی، خاندانی اور انسانی فرائض کی پوری آزمائش ہے، اس پر اس کے والدین کا، رشتہ داروں کا بیوی بچوں کا، ہمسایوں کا بلکہ کل بنی نوع انسان کا حق ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیت اور قوت کے باوجود "چوں حق بر تو مہربان باشد تو بر خلق مہربان باش"، کے مطابق عمل کرنے سے عمداً پہلو تہی کرتا ہے وہ اللہ کی نگاہ میں متکبر ہے اس کی زیست کی ہر ادا خواہ عبادت ہی کیوں نہ ہو خود فریبی کے سوا کچھ بھی نہیں کیونکہ دنیا و آخرت کی کامیابی انسانوں کے حقوق کی ادائیگی پر منحصر ہے اور بس! اللہ تعالیٰ کے احکام ملاحظہ ہوں:۔

• وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا (النساء۔ ۳۶) ترجمہ "اللہ کی عبادت میں مشغول رہو۔ اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ۔ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو قریبی رشتہ داروں، اور یتیموں اور مسکینوں، نزدیک اور دُور کے پڑوسیوں سے اور ساتھ والوں سے اور مسافروں سے اور غلاموں سے احسان کرو۔ خدا متکبروں اور اترانے والوں سے محبت نہیں کرتا۔"

دعوتِ حق کا اثر

یہ وہ اعلان تھا جس سے عالمِ انسانیت کی فکری قوتوں میں ایک انقلاب آگیا۔ سوچ کے زاویے بدل گئے۔ یہ اس وقت کے انسان کے لئے نہ صرف نئی اور انوکھی راہِ عمل تھی بلکہ قرن ہا قرن سے ذہنی اور فکری قوتوں کی مغلوبیت کے باعث بظاہر ناقابلِ عمل تھی۔ اس ہدایت کے اوّلین مخاطب وہ لوگ تھے جن کے قلب و ذہن کو طبقاتی تقسیم لیے غیر انسانی اعتقاد نے ماؤف کر رکھا تھا، فرعون مزاج قریشی سردار کم حیثیت لوگوں کو انسان باور کرنے میں متأمل تھے۔ لیکن جب آپ کی دعوت کی حقانیت اور اس پر عمل کرنے یا نہ کرنے کے نتائج ان کے قلب و ذہن کی گہرائیوں میں اُترے تو ان کی کایا پلٹ گئی۔ ان کے ذہن بدل گئے ؎

یہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

اب وہ سیرت و کردار کی ان بلندیوں پر پہنچ گئے۔ جہاں سے روزِ قیامت تک نسلِ انسانی ہدایت کی روشنی حاصل کرتی رہے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوتِ حق کی انقلاب انگیزی اس سے زیادہ اور کیا ہو گی کہ نجاشی شاہ حبشہ، جعفر شاہ عمان، اکیدر شاہ دومۃ الجندل، نجد کے وحشی اور یمن کے مسکین دوش بدوش کھڑا ہونے میں فخر محسوس کرنے لگے، حضرت بلالؓ اور حضرت صہیبؓ جو حبشہ اور روم کے ملک کے

غلام تھے۔ جب حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے تو حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ
جن کے سطوت و ہیبت سے قیصر و کسریٰ لرزہ براندام تھے، حضرت
بلال رضی اللہ عنہ کو آقا۔ آقا کہہ کر پکارنے لگے، ان کا غلام ہونا، ان کا رنگ اور
نسل کوئی شئے ان کے وقار اور عزت کی راہ میں رکاوٹ نہ بن سکی۔
ابو عبیدہ کی درخواست پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب مدینہ سے بیت المقدس
روانہ ہوئے تو ان کے ہمراہ صرف ان کا غلام تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
ہر منزل پر نصف راستہ خود اونٹ پر سوار ہوتے اور نصف
راستہ اپنے غلام کو سوار کرکے خود پا پیادہ چلتے۔ جب کھانے کا
وقت آتا، کاسہ نکال کر اس میں ستو بھرتے اور اس میں کھجوریں
چن کر غلام کے ساتھ بیٹھ کر کھاتے! گویا رنگوں کا اختلاف، قومیت
کا تفرقہ، ملکی خصوصیات کا امتیاز سب مٹ گیا۔ جھوٹی انا اور حق ناشناسی
نے اقوامِ عالم کے مابین جو تفرقے قائم کر رکھے تھے سب نابود
ہو گئے ؎

از سرِ نو کیا گیا دودۂ آدم ارجمند
اٹھ گئی قیدِ خون و رنگ مٹ گیا فرقِ نسل و ذات

وہ قوم جو اجتماعی زندگی کے تینوں بنیادی اوصاف یعنی
جان کی عزت، مال کی حفاظت اور آبرو کی حفاظت سے
قطعی ناآشنا تھی۔ طرح طرح کی اخلاقی پستیوں میں گم تھی، نبی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم کی ۲۳ سال کی تربیت کے طفیل دنیا کی بہترین اُمت
بن گئی۔ اور زمانے بھر کی معلّم اخلاق کہلائی۔ ان کی زندگی صرف اسی
بات کے لئے وقف ہو گئی کہ نسلِ انسانی کو مقامِ انسانیت سے
آگاہ کیا جائے اور بس! ؎

سب اسلام کے حکم بردار بندے
سب اسلامیوں کے مددگار بندے
خدا اور نبی کے وفادار بندے
یتیموں کے، رانڈوں کے غمخوار بندے
رہے کفر و باطل سے بیزار سارے ✽ نشے میں مئے حق کے سرشار سارے

تاریخ گواہ ہے کہ آپ کی دعوت کے اثر سے وقت ک
روحانی طور پر مردہ جماعتیں کردار و عمل کے میدان میں پوری طر
متحرک ہو گئیں۔ انسانیت اعلیٰ کے قیام کا وجہ دعوت اسلام
مقصدِ وحید تھا، ہر فرزندِ اسلام اپنی زندگی کا حاصل خیال کرنے ل
چشمِ فلک نے دیکھ لیا کہ عرب کے وحشی جن کو ایران جیسی عظیم سلط
غیر مہذب ہونے کا طعنہ دیا کرتی تھیں، پچاس برس کی مدت
کرۂ ارض کی سب سے بڑی مہذب اور متمدن قوم بن گئے۔ ن
کے ساربانوں میں ابوبکر، علی، عمر، خالد بن ولید، سعید بن ابی
وقاص، عمرو بن العاص (رضی اللہ عنہم) جیسے اکابر پیدا ہوئے
جو علم و عمل، زہد و طاعت، نظم و انصرام اور جہاد و قتال میں
بے نظیر تھے۔

تاریخ کا تھوڑی سی دیانت داری سے بھی مطالعہ ک
جائے۔ تو انسان اس حقیقت کو باور کرنے میں ذرہ بھر متامل ن
ہو سکتا کہ قوتِ ایمانی اور عظمتِ آدمیت کا جذبۂ صادق اپ
اندر اعجاز انگیز تاثیر رکھتا ہے۔ فرزندانِ توحید نے خلافتِ را
کے زمانے میں ـــ یعنی ۶۳۲ء سے ۶۶۱ء تک کی قلی
مدت میں چین سے لے کر اطلس تک اور سندھ اور کابل س
لے کر یورپ کی سرحدوں تک فتوحات کا دائرہ وسیع کر دی
ایران اور روم ایسی عظیم اور جابر سلطنتوں کے غیر انسانی اور با
نظریات کو طشت از بام کر کے انہیں انسانیت کے مفہوم س
آشنا کیا۔ جہاں جہاں ان کے قدم پہنچے انہوں نے عدل و انصاف
اور حسنِ اخلاق کے طفیل علاقوں پر نہیں انسانوں کے دلوں پر حکو
کی، غیر انسانی نظاموں کے تحت پسے ہوئے لوگوں کو انسانی حق
سے نوازا، اور انہیں اپنے بنیادی حقوق کی پہچان کے قا
بنایا۔ یہی وجہ تھی کہ مفتوحہ لوگ اہلِ اسلام کو حکمران نہیں بلکہ رح
کا سایہ خیال کرتے تھے۔

ایک مراسلہ، ایک دعوتِ فکر

قاری محمد ایوب ۔ فیروزپوری

اہل حدیث حضرات سے دردمندانہ گذارش

مسلک اہلحدیث خالص قرآن و سُنّت سے عبارت ہے ۔ اس کے فروغ اور ترویج و اشاعت میں حصّہ لینا عبادت سے کم نہیں ۔ موجودہ دور میں لوگ فقہی موشگافیوں اور باریک بینیوں سے تنگ آ کر قرآن و سُنّت کے چشمۂ مصفّیٰ سے استفادہ کرنا چاہتے ہیں ۔ ویسے بھی اب روشنی اور تعلیم کا دَور ہے ظُلمت کی گھٹائیں کافی حد تک چھٹ چکی ہیں ۔ "متکبر ملاؤں" اور فتویٰ باز نیم خواندہ افراد نے قرآن و سنت کی تعلیم اور اہل حدیث کے خلاف جو تنفّر کا بیج بویا تھا ۔ الحمد للہ اب وہ صورتِ حال نہیں رہی ۔ اب مسجد کو دھلانے اور اینٹیں اکھاڑ دینے اور "اخراج الوہابیین" اور "تجانب اہل السنّہ" ایسی دلآزار اور فتنہ انگیز کتابیں شائع کرنے کے دن لد گئے ۔ راقم الحروف کے نزدیک یہ دَور اہل حدیث کی دعوت کو نہایت سادہ الفاظ اور مختصر انداز میں پھیلانے کا دَور ہے ۔ باطل قوتیں اور بعض نام نہاد دینی جماعتیں جس نظم ، ربط اور دلجمعی کے ساتھ اپنی دعوت و تبلیغ اور نظریات پھیلانے کے لئے رات دن کوشاں ہیں ۔ شاید انہوں نے اس سے پہلے ایسی مساعی اور جدّوجہد کا مظاہرہ نہیں کیا ۔ وہ اپنے کام کو آگے بڑھانے کے لئے کتابوں ، پمفلٹوں ، اشتہارات ، جلسے ، جلوسوں ، روزناموں ، ریڈیو اور ٹیلی ویژن تک کو استعمال میں لاتے ہیں ۔ اور ہر آنے والی حکومت کافی حد تک ان کی سرپرستی کرتے ہوئے انہیں ہر طرح مواقع فراہم کرتی ہے ۔ اہلحدیث اس ملک کی قریباً ایک کروڑ آبادی ہونے کے باوجود حکومت کے کسی شعبے میں بات کرنے سے قاصر اور اس کے ذرائع ابلاغ سے فائدہ اٹھانے میں ناکام ہیں ۔ اس سب کچھ کے باوجود ہم سمجھتے ہیں کہ ہم اپنی ذمّہ داریاں اور فرائض ادا کر رہے ہیں ۔ ہم اتنا ہی کافی سمجھتے ہیں کہ ہمارا مسلک اہلحدیث سے تعلق ہے اور نماز کی ادائیگی بھی کر ہی لیتے ہیں ۔ ہماری مسجد موجود ہے ۔ خطیب ایسا ہونا چاہیئے جو مذہبی مخالفین پر فتویٰ سازی اور فتویٰ بازی کی مشین کو بلا جھجک استعمال میں لاتا رہے ۔ ہمیں کچھ نہ کہا جائے ۔ ہمیں اپنے حال میں مست الست چھوڑ دیا جائے ۔ ہمارے لئے یہی کیا کم ہے کہ ہم بوقتِ ضرورت چندہ فراہم کر دیتے ہیں ۔ حالانکہ بفحوائے قرآن مجید وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (پ ۴) ترجمہ (تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہیئے جو نیکی پھیلائے اور برائی سے روکے)

ظاہر ہے کہ یہ کام ہر آدمی نہیں کر سکتا جو اس کے اہل ہیں ۔ ہم ان کے ممد و معاون بن سکتے ہیں ۔ میں اس مضمون نما خط میں ضلع خانیوال کے دردمند احباب کی خدمت میں ایک گذارش کرنا چاہتا ہوں ۔ خانیوال کو ضلع کا درجہ حاصل ہوئے سات آٹھ ماہ ہو چکے ہیں حسّاس اور مستعد جماعتوں نے اسی وقت ہی ضلعی انتخاب کا اعلان کر کے ضلع بھر میں اپنا کام شروع کر دیا ۔ لیکن اہلحدیث حضرات نے روایتی بے حسی اور لاپرواہی سے کام لیتے ہوئے اب تک کوئی توجہ نہیں دی ۔ راقم تقریباً دو ماہ سے انفرادی اور اجتماعی صورت میں احباب کی اس طرف توجہ مرکوز کراتا رہا ہے ۔ مجھے اس پر اظہارِ افسوس کے ساتھ ساتھ جماعتی تنظیم کے قیام کی ضرورت اور تعاون کا یقین بھی دلایا گیا لیکن "ڈھاک کے وہی تین پات" والا معاملہ پیش آیا ۔ بعض لوگوں نے جماعتی اختلافات کا بہانہ بنایا ۔ کسی طرف سے یہ بات بھی کہی گئی کہ ضلعی تنظیم بنانے کی اس لئے چنداں ضرورت نہیں کہ ہم کس گروپ کے لئے کام کریں ؟ میں نے ذاتی طور پر ان احباب کے سامنے یہ بات رکھی کہ جماعت

(باقی صفحہ ۱۹ پر)

تبصرۂ کتب

حافظ صلاح الدین یوسف

میزان

تالیف : جناب جاوید احمد الغامدی

درمیانہ سائز : معیاری کتابت وطباعت

سفید کاغذ، صفحات ۲۳۲ ۔ قیمت ۳۵ روپے

ناشر : دارالاشراق ۔ ۷۹ا ۔ بی ابوبکر بلاک، نیوگارڈن ٹاؤن لاہور

مولانا امین احسن اصلاحی صاحب جدید تعلیم یافتہ حلقوں میں کافی شہرت رکھتے اور قدر ومنزلت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ مولانا موصوف نے حدِ رجم کے سلسلے میں جو کچھ اپنی تفسیر "تدبرِ قرآن" (سورۂ نور) میں لکھا ہے وہ نہ صرف علمائے اُمت کے متفقہ مسلک کے خلاف ہے بلکہ ان کے مُسَلّمہ علم وفضل کے معیار سے بھی فروتر ہے ۔ دوسرے منکرینِ حدیث کی طرح موصوف رجم کا بالکلیہ انکار کی جرأت تو نہیں کرسکے تاہم احادیث کو نظر انداز کرنے کی تکنیک اُن جیسی ہی ہے ۔ نیز زیرِ بحث مسئلے میں ان کا طرزِ عمل نہ صرف تکلف پر مبنی ہے بلکہ اس سلسلے میں ان کا گوہر بار قلم شمشیرِ خاراشگاف کا رُوپ دھار کر کئی حقیقتوں کا خون کر گیا ہے ۔ بنابریں موصوف کی رائے شرعی نقطۂ نظر سے سخت خطرناک رجحانات کی حامل ہے ۔

"تدبرِ قرآن" کی اس بحث میں :۔

ایک تو رجم کی اُن احادیث کو قطعاً نظر انداز کر دیا گیا ہے جو مشہور، متفق علیہ اور متواتر ہیں جس سے صریحاً انکارِ حدیث کی پُرزور تائید ہوتی ہے ۔

دوسرے ، اجماعِ صحابہ اور اجماعِ اُمت سے اس میں سخت بے اعتنائی برتی گئی ہے ۔ حالانکہ یہ اجماع خود مولانا اصلاحی صاحب کی صراحت کے مطابق دین میں حجت ہے ۔ جیساکہ راقم نے اپنی کتاب "حدِ رجم کی شرعی حیثیت" میں اس کے حوالے لکھے ہیں)

تیسرے ، اس میں رجم کو ، جو ایک شرعی حد ہے یعنی اللہ، رسول کی مقرر کردہ حد ہے جس میں کسی بھی شخص کو کمی بیشی یا ترمیم وتبدیلی کا حق نہیں ، شرعی حدود سے خارج کرکے تعزیری سزا بنا دیا گیا ہے ۔ جو صرف حاکم اور جج کی صوابدید پر منحصر ہے ۔ اور یُوں حدِ رجم کی ساری اہمیت ختم کردی گئی ہے ۔

چوتھے ، رجم کی یہ سزا بھی موصوف کے خیال کے مطابق صرف زانی کو (چاہے شادی شدہ یا غیر شادی شدہ) نہیں دی جائے گی بلکہ صرف پیشہ ور زانی اور غنڈے کو دی جائے گی یا بالفاظِ دیگر یہ "تعزیری رجم" گویا زنا کی سزا نہیں بلکہ غنڈہ گردی کی سزا ہوگی ۔

پانچویں ، موصوف کا یہ نقطۂ نظر قرآن وحدیث کے صریحاً خلاف ، سلفی تعبیر کے برعکس اور ایک گونہ شریعت سازی ہے ۔ جسے اگر تسلیم کرلیا جائے تو سارا دین بازیچۂ اطفال بن کر رہ سکتا ہے ۔

چھٹے ، موصوف کا یہ نظریۂ رجم خود موصوف کی ساری عمر کی دینی جدّوجہد اور علمی کاوشوں پر پانی پھیر دیتا ہے ۔ موصوف نے اپنے مخصوص نقطۂ نظر کے ساتھ نظریۂ انکارِ حدیث کا ردّ کیا ہے ۔ قرآن وحدیث کی تفسیر وتشریح میں سلفی تعبیر سے انحراف کو گمراہ کُن قرار دیا ہے اجماعِ صحابہؓ ، اجماعِ اُمت بلکہ اجماعِ ائمۂ اربعہ تک کو بھی دین میں حجت بتلایا ہے اور "اجتہاد" میں شریعت سازی کے رجحان کی سختی سے تردید کی ہے ۔ لیکن اپنے مخصوص نظریۂ رجم کے اثبات میں انہوں نے مذکورہ تمام باتوں سے آنکھیں بند کرلی ہیں ۔

زیرِ تبصرہ کتاب جناب جاوید احمد صاحب کے مختلف مضامین کا مجموعہ ہے جن میں ایک مضمون مولانا اصلاحی صاحب کے مذکورہ سخت گمراہ کُن نظریۂ رجم کی تائید بلکہ وکالت میں بھی ہے ۔ اس مضمون میں موصوف نے ادعائے علم وفضل کے باوجود اس تقلیدی جمود اور حزبی تعصب کا مظاہرہ کیا ہے جس کا شکوہ وہ دوسرے

تقلیدی فرقوں کے بارے میں کرتے رہتے ہیں۔ موصوف نے اس امر کے اثبات میں بڑی کد و کاوش فرمائی ہے کہ قرآن کے بہت سے عموم کی تخصیص اگرچہ احادیث سے ثابت ہے اور اس کی انہوں نے تائید و تصویب کی ہے، لیکن جہاں تک حدِ رجم کا تعلق ہے، جسے متفقہ طور پر چودہ سو سال سے قرآن کے عموم کی تخصیص ہی قرار دیا چلا آرہا ہے، اسے قرآن کے عموم ۔ الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منھما الآیۃ ۔ کی تخصیص تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ یہ قرآن پر اضافہ ہے اور قرآن کا نسخ ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے رجم کی یہ سب احادیث جنہیں چودہ سو سالہ تواتر حاصل ہے۔ ع

ایں دفتر بے معنی غرقِ مئے ناب اولیٰ

کی (نعوذ باللہ) مصداق ہیں، کیونکہ ان کے زعم میں یہ قرآن کے خلاف ہیں اور ان سے قرآن کا نسخ لازم آتا ہے۔

ہو سکتا ہے کہ ان کا حلقۂ ارادت موصوف کے اس ایک نکتے ہی سے مطمئن ہو جائے کہ وہاں تو جذبہ ع

مُستند ہے ان کا فرمایا ہوا

کارفرما ہوتا ہے۔ لیکن ہم موصوف سے عرض کریں گے کہ اگر وہ اپنے استاذ، جنہیں وہ اب "امام اصلاحی" لکھتے ہیں، کے مسلک کو صحیح سمجھتے ہیں تو صرف اس ایک نکتے کے اثبات سے ہی وہ عقل و نقل کے معیار پر کھرا ثابت نہیں ہو جائے گا (جیسا کہ غالباً جاوید صاحب نے سمجھ لیا ہے) بلکہ اگر تھوڑی دیر کے لئے تخصیصِ قرآن کے اس پہلو کو مان بھی لیا جائے جو جاوید صاحب نے پیش فرمایا ہے، تب بھی ان کے "امام" کی بات کو اس وقت تک صحیح نہیں سمجھا جا سکتا جب تک وہ یہ بھی ثابت کر دیں کہ زیرِ بحث نظریۂ رجم

(۱) انکارِ حدیث کو بھی مستلزم نہیں۔

(۲) سلفی تعبیر کے بھی خلاف نہیں۔

(۳) اجماعِ صحابہؓ و اجماعِ اُمت کے بھی خلاف نہیں۔

(۴) اور شریعت سازی بھی نہیں ۔ و دونہا خرط القتاد۔

اس کے بغیر وکیل صفائی کی تمام تر کوششوں کے باوجود ان کے امامؒ کا پیش کردہ نظریۂ رجم سخت گمراہ کن ہی سمجھا جائے؛ کیونکہ اس سے انکارِ حدیث بھی لازم آتا ہے، سلفی تعبیر کے بھی یہ خلاف ہے، اجماعِ صحابہؓ و اجماعِ اُمت سے بھی اس میں انحراف ہے اور یہ شریعت سازی بھی ہے۔ نعوذ باللہ من ھذا الزیغ والضلال۔

بقیہ: دردمندانہ گذارش

میں اتحاد و اتفاق کی فضا پیدا ہو چکی ہے۔ عنقریب صلح و آشتی کا پیغام ان شاء اللہ ہر فرد تک پہنچ جائے گا۔ اور ہم نے اللہ کی خوشنودی کے لئے کام کرنا ہے، نہ کہ کسی انسان کو خوش کرنے کے لئے۔ ہمیں کام کرنا چاہیئے۔ اس کے نتائج جماعتی حلقوں میں اچھے ہی ظاہر ہوں گے ع اٹھو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

لیکن افسوس میری یہ کوشش اب تک صدا بصحرا ثابت ہوئی ہیں۔ جمعیت اہل حدیث خانیوال کو اس سلسلے میں مؤثر رول ادا کرنا چاہیئے۔ ضلع بھر کے تمام اہل حدیث حضرات سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ فوری توجہ دیتے ہوئے عنقریب ہی ضلعی سطح کی ایک میٹنگ بلا کر کوئی لائحہ عمل مرتب کریں گے تاکہ کوئی آدمی یہ نہ کہہ سکے ع

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا

کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

دل شکستہ اور دل گرفتہ ہو کر بیٹھ جانا اہلحدیث کا شیوہ نہیں ہے۔

دما علینا الا البلاغ

حافظِ قرآن

اپنے مدرسے کے لئے ہمیں ایک حافظِ قرآن کی ضرورت ہے۔ دو وقت کھانا اور تنخواہ معقول دیں گے۔ (سراج محمد قریشی مہتمم المدرسۃ المحمدیہ جنگل خیل کوہاٹ)

بہ سلسلہ کلنڈر دائمی اوقاتِ نماز

اہلِ علم توجہ فرمائیں

نماز دینِ اسلام کا اہم اور بنیادی رکن ہے۔ اس کی ادائگی کے لئے وقت کا تعین بھی اتنا ہی اہم ہے جتنی نماز۔ اس ضمن میں درج ذیل احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

● حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ علی تین کاموں میں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ ایک تو نماز ادا کرنے میں جب وقت ہو جائے۔ دوسرے جنازہ میں جب کہ تیار ہو جائے۔ اور تیسرے غیر منکوحہ عورت کے نکاح میں جب کہ اس کا کفو (ہم پلہ مرد) پایا جائے (ترمذی)

● حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نماز کو اول وقت ادا کرنا خدا کی خوشنودی کا موجب ہے اور آخر وقت میں ادا کرنا خدا کی معافی کا سبب ہے (ترمذی)

● حضرت ام فروہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل سب سے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا نماز کو اول وقت ادا کرنا (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

● حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نماز آخری وقت میں دوبارہ نہیں پڑھی۔ آخر عمر تک۔ (ترمذی)

نماز کے اول وقت کے تعین کے سلسلے میں علماء کرام نے جو تحقیق فرمائی ہے وہ پیش ہے۔

(۱) "دائمی نقشہ اوقات نماز" از حضرت العلام حافظ محمد گوندلوی

اس میں لکھا گیا ہے کہ نمازِ ظہر کا وقت زوال سے فوراً بعد سے اخیر مثلِ اوّل تک ہے۔ افضل وقت ۵ ۴ منٹ تک رہتا ہے۔ (المشتہر۔ محمد اسلم ڈار۔ انگلش سکول گلستان کالونی گوجرانوالہ)

(۲) "دائمی اوقات نماز پنجگانہ و طریقہ نمازِ مسنون"

مرتب: مولانا محمد سلیمان انصاری خطیب جامع مسجد اہلحدیث عزیز مسجد عزیز روڈ۔ مصری شاہ لاہور۔

اس میں لکھا گیا ہے کہ یکم مئی کو ظہر کی اذان کا وقت ۱۲ بجے ہے اور عصر کی اذان کا وقت تین بج کر ۱۲ منٹ لکھا گیا ہے۔

(۳) حکیم محمد صادق سیالکوٹی "بستان الاربعین" صفحہ ۴۱-۴۲ (مطبوعہ امیگا لمیٹڈ پریس سیالکوٹ اگست ۵۶ء) پر تحریر کرتے ہیں ـــ اول وقت کی نماز کا درجہ۔ الوقت الاول من الصلوٰۃ رضوان اللہ (مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ)

ترجمہ: "نماز پڑھنے کا اوّل وقت اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا سبب ہے"

تشریح: جب نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے تو یہی اوّل وقت ہے۔ جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ وقت الظهر اذا زالت الشمس (مسلم) مطلب یہ ہے کہ جب سورج ڈھل جائے تو ظہر کا وقت آگیا ہے۔ یہی اول وقت ہے نماز پڑھ لو۔ دیر نہ کرو۔

اسی طرح تمام نمازیں ان کے اوّل اور شروع وقت میں پڑھنے سے خدا تعالےٰ کی پوری خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے۔ پھر جوں جوں نماز دیر سے پڑھی جائے گی خدا تعالیٰ کی خوشی اور خوشنودی کم ہوتی جائے گی۔ حتیٰ کہ اخیر وقت نماز پڑھنے سے گو فرضیت ٹل جائے گی لیکن خدا کی طرف سے خوشنودی کی شاباش نہیں ملے گی۔ پھر تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ پوری احتیاط سے نمازوں کو اول وقت پڑھنے کی جان توڑ کوشش کریں تاکہ اس فریضہ کی ادائیگی کے بعد آپ پر خدا تعالےٰ کی خوشنودی اور خوشی

(باقی صد ۲۳ پر)

اطلاعات و اعلانات

حافظ عبدالحمید ازہر سے اظہار تعزیت

تنظیم مجاہدین اہلحدیث بالاکوٹ کا اجلاس قاری محمد اسحاق طاہر صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں حافظ عبدالحمید ازہر (فاضل مدینہ یونیورسٹی) حال راولپنڈی کے والد محترم کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔
(فخر زماں مغل، ناظم نشر و اشاعت جمعیت اہلحدیث بالاکوٹ)

وفیات

۱۔ تنظیم طلبا اہل حدیث پشاور کے نوجوان کارکن جلال الدین نورستانی دارالعلوم تفہیم القرآن کے متعلم تھے۔ شدید علالت کی وجہ سے پشاور لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں داخل تھا وہ ۲۲ جنوری ۱۹۸۶ء کو انتقال کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تمام احباب اس کی مغفرت اور والدین کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔
(ناظم نشر واشاعت عبدالناصر منصور۔ چترالی)

۲۔ میرے نانا اس فانی دنیا سے اکتوبر ۸۵ء میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مسلک کے خادم۔ پابند صوم وصلوٰۃ اور نیک سیرت بزرگ تھے۔ الاعتصام کے باقاعدہ خریدار تھے اور احتیاط سے محفوظ رکھتے تھے۔ تمام احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں (شاہنواز میمن نواسہ حاجی عبداللہ میمن مرحوم۔ پوسٹ آفس دربیلو ضلع نواب شاہ سندھ)

مدرسہ میں تعاون کی اپیل
جامع مسجد اقصیٰ اہلحدیث فرید ٹاؤن گوجرانوالہ میں

مسجد کے متصل ہی ہمیں دو احاطے اراضی کا ٹکڑا ملتا ہے جس میں ہم شعبہ حفظ القرآن کا سلسلہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جس کی قیمت ادا کرنے کے لئے ....۵ روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ ہم احباب جماعت سے متمنی ہیں اور پُرزور اپیل ہے کہ اس سلسلہ میں تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظم نشر واشاعت جامع مسجد اقصیٰ اہل حدیث فرید ٹاؤن گوجرانوالہ)

مسجد بلال کا سنگ بنیاد

اختر آباد ضلع اوکاڑہ کا مشہور قصبہ ہے یہاں چند اہل حدیث خاندان آباد ہیں۔ مگر اپنی مسجد نہ ہونے کی وجہ سے پریشان تھے۔ یہاں کے مشہور سماجی اور سیاسی کارکن رانا محمد حسن خاں نے جی ٹی روڈ اور ریلوے لائن کے قریب رضا کارانہ طور پر پانچ مرلہ کا بہترین پلاٹ مسجد بلال اہل حدیث اور مدرسہ تعلیم القرآن کے لئے وقف کر دیا ہے چنانچہ مقامی احباب کی خواہش پر جامعہ ابی ہریرہ رینالہ خورد کے ناظم اور جمعیت اہل حدیث ضلع اوکاڑہ کے امیر مولانا حافظ عزیز الرحمٰن لکھوی نے ۱۲ جنوری کو مسجد ہذا کا سنگ بنیاد رکھا۔ مقامی احباب نے خوب تعاون کیا ہے۔ دیگر مخیر حضرات بھی اپنے عطیات پتہ ذیل پر روانہ فرمائیں (ڈاکٹر نصر اللہ جامع مسجد بلال اختر آباد ضلع اوکاڑہ)

رسالے کی اشاعت میں تعاون کی اپیل

گزشتہ دنوں علامہ محمد لعیب رفاعی کے رسالہ "قُلْ جَاءَ الْحَقُّ مُحَمَّدٌ اَفْضَلُ الْخَلْقِ الْاَوَّلُ الْخَلْقِ" کے اردو ترجمہ کی طباعت کے سلسلہ میں ملتان جا رہا تھا کہ راستہ میں چند درندہ صفت اشخاص کے ہاتھوں مبلغ پانچ ہزار روپے سے محروم ہو گیا۔ موجودہ دور کی اہم ضرورت کے پیش نظر اس رسالے کی اشاعت از حد ضروری ہے۔ قارئین سے پرزور اپیل ہے کہ مذکورہ رسالہ کی طباعت کے سلسلہ میں تعاون فرما کر عنداللہ ماجور و عندی مشکور رہوں (عبدالرحمٰن عزیز اللہ آبادی مدیر ادارہ امر بالمعروف

دو کتابیں

۱- بریلویوں کی نایاب کتاب "فوائدِ فریدیہ" ۹ روپے
۲- گمراہ کن عقائد (بریلویوں کے شرکیہ عقائد کا مجموعہ) ۴ روپے
بمع ڈاک خرچ بذریعہ منی آرڈر بھیج کر پتہ ذیل سے طلب فرمائیں۔
(صوفی سلیمان، امیر اہل حدیث عالمی تبلیغی تحریک پاکستان منڈی راجووال تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ)

المسلم ڈائری ۱۹۸۶ء
سلفی عقائد کا خزینہ معلومات
قیمت چالیس روپے ڈائری کے ۱۵ علمی سوالات حل کرنے پر ۵۰۰ روپے کے انعامات علماء و طلباء کے لئے صرف پندرہ روپے اور چھوٹی المسلم ڈائری کی قیمت دس روپے طلباء کے لئے پانچ روپے دفتر الاعتصام میں محترم علیم ناصری صاحب سے حاصل کریں (قاری شاہ محمد ربانی)

کشمینا اُون
کشمینا اُون جیسی کوئی اُون نہیں
حاجی محمد ابراہیم اینڈ سنز
۶۲- شاہ عالم مارکیٹ، لاہور۔
فون - ۶۶۱۳۵ - ۳۲۴۶۸۲ - ۳۲۴۱۹۰

ضرورت تبلیغی لٹریچر

ہم تمام اہل حدیث انجمنوں اور اشاعتی اداروں سے پُرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ جب بھی کوئی لٹریچر شائع کریں تو مفت یا مناسب اشاعت فنڈ لے کر ہمیں ضرور روانہ فرمائیں (محمد اسلم عظیم ناظم اعلیٰ اہل حدیث لائبریری چونیاں ضلع قصور)

بقیہ ◆ اہلِ علم توجہ فرمائیں

کی برکھا برسے!"

جو علماء کرام ان مذکورہ بالا نقشہ جات کے مطابق نماز ادا نہیں کرتے وہ غور و فکر کے بعد اپنا دائمی نقشہ اوقاتِ نماز شائع کریں۔ مثلاً یکم مئی کو اذان ظہر کا کیا وقت معین ہو گا۔ اور اذانِ عصر کا وقت بھی کیا مقرر کیا جائے گا۔!

جو لوگ یکم مئی کو ظہر کی نماز ۱۵ منٹ - ۱ گھنٹہ پر پڑھتے ہیں کیا وہ بھی نماز کا اول وقت ہے یا نہیں۔ اسی طرح عصر کی نماز بھی ۱۵ منٹ - ۴ گھنٹے پر پڑھتے ہیں کیا وہ بھی اوّل وقت ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو دلائلِ صحیحہ سے واضح کریں۔ دلائلِ صحیحہ کے مطابق درست نقشہ اوقاتِ نماز مرتب کرنے والے اہل علم کو کیلنڈر کی کتابت و طباعت پر زرِ تعاون مبلغ دو ہزار روپے حق خدمت بھی دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

سائل صرف موجودہ دائمی نقشہ اوقات کو اہلِ علم کی محنت و کاوش سمجھ کر اس وقت تک قابلِ عمل سمجھتا ہے جب تک کہ کوئی دوسرا نقشہ اوقاتِ نماز صحیح تر منظرِ عام پر نہ آئے تاکہ حق کی پہچان ہو سکے اور صحیح پر عمل کیا جا سکے۔ سائل کو مطمئن کر کے شکریہ کا موقع دیا جائے۔ یہ تمام تر کوشش رضائے الٰہی کے لئے ہے نہ کہ کسی کی دل آزاری کے لئے۔ (السائل عبدالرشید انصاری جی ٹی روڈ سرفراز کالونی گوجرانوالہ)

Lahmina
لحمینا
لحمیات (پروٹینز) کی کمی کو پورا کرنے
کے لئے ایک مکمل غذائی ٹانک
روزمرہ کی تھکا دینے والی مصروفیات اور ناقص غذا کے
سبب لوگ عام طور پر وقت سے پہلے ذہنی اور جسمانی ضعف کا شکار ہو جاتے ہیں۔
صحت مند اور توانا رہنے کے لیے لازمی ہے کہ جسم کو ضرورت کے مطابق
لحمیات (پروٹینز) کاربوہائیڈریٹس اور دیگر اہم غذائی اجزا بہم پہنچائے جائیں۔
لحمینا چنیدہ جڑی بوٹیوں، پروٹینز اور کاربوہائیڈریٹس کا ایک
نہایت مفید و متوازن مرکب ہے جو غذائی کمی کو دور کر کے آپ کو زندگی کے
اعمال و وظائف پورا کرنے کی صلاحیت بخشتا ہے۔
لحمینا کے ساتھ صبح یا صبح و شام ایک ایک عدد حب ہمدرد کا استعمال آپ کو
مزید عصبی توانائی اور حسبِ خواہش مزید طاقت فراہم کرے گا۔
Lahmina
لحمینا
لحمینا - برائے اسٹیمنا
ہمدرد
ہم خدمت خلق کرتے ہیں
ADARTS
LA-1-82